القران تدبر و عمل

29 مئی 2018

سورة نوح

الوقفات التدبرية

1. اِنَّآ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِہٖۤ اَنۡ اَنۡذِرۡ قَوۡمَکَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۱﴾

اس آیت میں اَنۡ اَنۡذِرۡ قَوۡمَکَ کے الفاظ آئے ہیں تاکہ نوح علیہ السلام کے اندر اس بات کی رغبت شدید کی جاسکے کہ جس قوم کو وہ ڈرا رہے ہیں اس میں ان کے بیٹے, رشتے دار اور احباب شامل ہیں۔

قَوۡمَکَ میں اپنائیت کا تاثر پایا جاتا ہے.

2. قَالَ یٰقَوۡمِ اِنِّیۡ لَکُمۡ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ۙ﴿۲﴾

یٰقَوۡمِ کے حرف نداء کے ساتھ دعوت دین کا آغاز کیا تاکہ لوگوں کے ذہنوں کو متوجہ کیا جاسکے.

یہ انداز بطور تمہید تھا تاکہ قوم نصیحت قبول کرلے.

نوح علیہ السلام اپنی قوم کے لیے وہی چاہتے تھے جو اپنے لیے چاہتے تھے.

تاکیدی انداز اپنانے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ان کے مخاطب دعوت دین کے بارے میں شک کررہے تھے.

3. اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَ اتَّقُوۡہُ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ۙ﴿۳﴾

نوح علیہ السلام نے عبادت اور تقوی کو صرف ایک اللہ کے لیے قرار دیا اور اطاعت کو رسول کے ساتھ لازم قرار دیا.

کیونکہ رسول کی اطاعت اصل میں اللہ تعالی کی اطاعت ہے.

4. وَ اِنِّیۡ کُلَّمَا دَعَوۡتُہُمۡ لِتَغۡفِرَ لَہُمۡ ....

اگر قوم ایمان لے آئے تو ان کے پچھلے گناہ معاف ہوجائیں گے .

مغفرت کا سبب ایمان لانا ہے اور اس سے اعراض برتنا اپنی خوش نصیبی سے اعراض کرنے کے برابر ہے.

اس آیت سےدعوت دین کا بہترین انداز سامنے آتا ہے. لوگوں کو صرف احکامات نہ بتائیں ساتھ ہی اس کے اجر اور فوائد بھی بیان کریں.

▫جیسے نماز کی تلقین کرتے ہوئے بتائیں کہ نماز رب کے قرب اور گناہوں کو بخشنے کا ذریعہ ہے.

5.ثُمَّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُهُمۡ جِهَارًا ۙ﴿۸﴾ ثُمَّ اِنِّیۡۤ اَعۡلَنۡتُ لَهُمۡ وَ اَسۡرَرۡتُ لَهُمۡ اِسۡرَارًا ۙ﴿۹﴾

نوح علیه السلام نے اپنی قوم کو مختلف طریقوں سے دعوت دی. پہلے دن ورات دعوت دی پھر کھلم کھلا بلند آواز سے پکارا, پھر تنہائی میں بھی دین کی طرف بلایا.

یه ان کی محنت اور پیغام پہنچانے کی تڑپ کی انتہا ہے جس پر الله تعالی ان پر رحمت و سلام بھیجتے ہیں.

نوح علیه السلام کے دعوت دین کے مقابلے میں اپنی کوششوں اور وقت کا جائزه لیجیئے.

▪ابن تیمیه ایک آیت کی تفسیر جاننے کے لیے سو تفاسیر کا مطالعه کیا کرتے تھے.

قرآن مجید بہت بابرکت کتاب ہے اس پر تدبر وتفکر کرنے کی ضرورت ہے.

دل کے تالے علماء کی مجالس میں بیٹھنے سے کھلتے ہیں.

ہمیں اپنے اندر زیاده سے زیاده محنت کی عادت پیدا کرنے کی ضرورت ہے تاکه تھوڑی سی کوشش سے تھک نه جائیں.

اپنی نیتوں میں اس کو بھی شامل کریں که "الله ہمیں لمبی عمر دے اور اس میں ہم زیاده سے زیاده قرآن پر غور وفکر کرسکیں.

خوش قسمت ہے وه شخص جسےلمبی عمر دی گئ اور وه اس میں نیک عمل کرے.

جب الله کے دین کی خدمت کا موقع ملے تو اس میں الله ہی سے مدد مانگیں لوگوں کے سامنے شکوه نه کریں.

6.فَقُلۡتُ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾ يُّرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَيۡكُمۡ مِّدۡرَارًا ۙ﴿۱۱﴾

اس آیت میں دلیل ہے که استغفار کرنا بارشوں کے نزول کا موجب ہے. اسی لیے کہا جاتا ہے که حضرت عمر فاروق رضی الله عنه استسقاء کے لیے نکلے پھر وه صرف استغفار کر کے چلے گئے. تو ان سے کہا گیا "ہم نے آپ کو بارش کی دعا کرتے نہیں دیکھا"انہوں نے فرمایا"الله کی قسم میں نے نہایت بلیغ انداز میں بارش کی دعا مانگی ہے"

(ابن جزی کی یه روایت ضعیف ہے. اصل سنت یہی ہے که نماز استسقاء ادا کی جائے گی استغفار اس پر مزید اضافه ہو

سکتا ہے. حضرت عمر رضی الله عنه بہت سنت کی پیروی کرنے والے تھے ان سے خلاف سنت کام کی توقع نہیں کی جاسکتی.)

7.مَا لَكُمۡ لَا تَرۡجُوۡنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۚ﴿۱۳﴾

کیا ہے تمہیں که تم الله تعالی کی عظمت و قدرت سے نہیں ڈرتے که وه عذاب دینے پر قادر ہے.

الله کا خوف ترک کرنے کے لیے تمہارے پاس کیا عذر ہے.

8.مَا لَكُمۡ لَا تَرۡجُوۡنَ لِلّٰہِ وَقَارًا ﴿ۚ۱۳﴾

اگر وہ اللہ کی تعظیم بجا لاتے اور اس کی عظمت کا حق پہچان لیتے تو اس کی وحدانیت بجالاتے اور اس کی اطاعت وشکر گزاری کرتے.

اللہ کی اطاعت,گناہوں سے بچنا اور اس سے حیاء کرنا دل میں اللہ تعالی کے وقار کے مطابق ہوتا ہے.

▫اللہ تعالی کی اطاعت سے کیا چیز روکتی ہے۔ لوگوں کی عظمت و وقار اور ان سے مرعوبیت.

▫انسان اسی کے تابع ہوتا ہے جسے وہ بڑا سمجھتا ہے.

9.قَالَ نُوۡحٌ رَّبِّ اِنَّہُمۡ عَصَوۡنِیۡ وَ اتَّبَعُوۡا مَنۡ لَّمۡ یَزِدۡہُ مَالُہٗ وَ وَلَدُہٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿ۚ۲۱﴾

دنیا کی فراخی دراصل ان کی سرکشی اور رب کو ٹھکرانے کے سبب ہے. یہ دنیا ان کے لیے آزمائش بنادی گئی.

▪ خواہشات کی پیروی کرنا, کفر اختیار کرنا اور کمزور لوگوں پر غلبہ ان کے لیے خسارے کا باعث ہے.

معاشرے کی باگ ڈور مالدار طبقے کے ہاتھ میں ہوتی ہے وہی لوگوں کو گمراہ کرنے کا سبب بنتے ہیں.

دنیا کا زیادہ ملنا انسان کو غلط فہمی میں مبتلا کر دیتا ہے کہ میرا رب مجھ سے راضی ہے.

جب کوئی نعمت ملے تو عاجزی اختیار کریں اور اس نعمت کو اللہ کی اطاعت کرنے اور کروانے میں استعمال کریں.

بندہ یا تو اللہ کی غلامی اختیار کرتا ہے یا پھر بندوں کی. اور عزت تو اللہ کی غلامی میں ہے.

10.اِنَّکَ اِنۡ تَذَرۡہُمۡ یُضِلُّوۡا عِبَادَکَ وَ لَا یَلِدُوۡۤا اِلَّا فَاجِرًا کَفَّارًا ﴿۲۷﴾

"قوم نوح کا باقی رہنا خود ان کے لیے اور دوسروں کے لیے خسارے کا باعث ہوگا." یہ بات نوح علیہ السلام نے اس لیے کی تھی کہ وہ اپنی قوم سے بہت زیادہ ملتے جلتے تھے اور ان کے اخلاق سے واسطہ پڑتا تھا اسی لیے ان کے کاموں کے انجام کو جانتے تھے.

اللہ نے ان کی دعا قبول کرلی اور سب کو غرق کر دیا. نوح علیہ السلام اور باقی مومنوں کو نجات دے دی.

11.رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنۡ دَخَلَ بَیۡتِیَ مُؤۡمِنًا وَّ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ

اس آیت سے یہ مسئلہ اخذ ہوتا ہے کہ دعا کا ایک مسنون طریقہ یہ بھی ہے کہ پہلے انسان اپنی ذات کے لیے دعا کرے پھر اپنے قریبی لوگوں کے لیے.

12.نیکی اور احسان کو مقدم رکھتے ہوئے نوح علیه السلام نے اپنی دعا کو خاص کیا اور پہلے والدین کے لیے دعا کی پھر انہوں نے اپنی دعا کو عام کیا اور تمام مسلمانوں کے لیے مانگی.

العمل بالآیات

ہوم ورک :اس کتاب کا کوئی بھی پیراگراف کسی سے شئیر کریں.

1.کوئی پیغام بھیج کر یا نصیحت کر کے دعوہ کا کام کریں.

2.آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کریں اور دو فائدے نکالیں.

3.دعا پڑھيے :اللّٰهُمَّ اِنَّا نَدرَاُ بِکَ فِی نُحُورِ الاَعدَاءِ وَ نَعُوذُ بِکَ مِن شُرُورِهِم

4. دعا پڑھيے:رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِؕ-وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا

التوجیهات

▫دعوت دین میں ہر داعی کے لیے صبر ایک بنیادی رکن ہے.

▫کثرت استغفار میں بارش لانے, فقر کو دور کرنےاور بانجھ پن کا علاج ہے.

▫ہر معاشرے میں خیر اور شر دونوں کے داعی ہوتے ہیں.

▫اللہ تعالی کی تعظیم وتوقیر بجا لانا واجب ہے اس کی توحید اپنا کر اور اس کے ساتھ شرک نہ کر کے.

سورۃالجن

مکی سورۃ ,28 آیات اور 2 رکوع ہیں.

اس سورة میں جنات کا تفصیلی ذکر ہے اوراس کے علاوہ کسی اور چیز کا ذکر نہیں ہے اسی مناسبت سے اس سورة کانام الجن ہے.

جن کسی چیز کا انسان کے حواس سے پوشیدہ ہونا.

•ماں کے پیٹ میں موجود بچے کو جنین کہتے ہیں .

•جنان دل کو کہتے ہیں.

•جنت ایسا گھنا باغ جس میں کوئی اور چیز نظر نہ آئے.

▫جنوں کی تخلیق انسانوں سے بہت پہلے کی گئی.

▫ان کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا گیا.

▫ان کی تخلیق کا مقصد بھی اللہ تعالی کی عبادت ہے.

جنات کی اقسام

1. جن کے پر ہوتے ہیں جن کے ذریعے وہ ہوا میں اڑتے ہیں.

2. سانپ اور کتے.

3. وہ جو کبھی پڑاؤ کرتے ہیں اور کبھی کوچ کرتے ہیں.

▪جنوں میں سے کچھ اچھے ہوتے ہیں. گھروں میں رہنے والے جنوں کو عامر کہتےہیں. بچوں کے ساتھ رابطہ رکھنے والے جنوں کو ارواح کہتے ہیں اور یہ تکلیف دہ نہیں ہوتے.

▪برےجنوں میں شیطان , مارد وغیرہ شامل ہیں۔ ان کا لیڈر ابلیس ہے.

13.چیزیں جنوں کو آنے کا راستہ دیتی ہیں.

1. خواہشات اللہ کی اطاعت چھوڑ کر اپنی خواہشات کی پیروی کرنے سے جن انسان پر قابو پالیتے ہیں. جیسے فجر میں سوئے رہنے والے شخص کے کان میں شیطان پیشاب کرتا ہے.

2. غفلت اور سستی نماز کو وقت پر ادا نہ کرنا شیطان کو خوش کرتاہے.

3. غصه شیطان غصه کے راستے سے انسان پر قابو پا لیتا ہے.دل میں غصه کی آگ بھڑکا دیتا ہے.

•غصه عقل کو کھا جاتا ہے.

•انسان اپنے ہی خلاف خود دشمن بن جاتا ہے.

جنات کی شکلیں

▪سانپ کو مارنے سے پہلے کہنا چاہیے کہ اگر تم جن ہو تو چلے جاؤ.

▪آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے بیٹھنے کی جگہوں پر نماز پڑھنے سے منع کیا ہے کیونکہ اونٹ شیطان کی نسل میں سے ہے.

▪ہڈی, گوبر اور کوئلہ سے استنجاء کرنے سے منع کیا گیا کیونکہ یہ جنات کا رزق ہے.

▪گھر, بیت الخلاء, بازار جنات کی رہائش گاہیں ہیں.

▪کچھ دھوپ اور کچھ سایے میں بیٹھنے سے منع کیا گیا کیونکہ یہ شیطان کی نشست گاہ ہے.

▪سورج کے غروب ہونے کا وقت شیطان کے چھوڑنے اور پھیلنے کا وقت ہے.

اسٹاف ممبر

اکیڈمک ڈپارٹمنٹ

(کراچی ریجن)